فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۸ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ ۲۴ وفا ۱۳۴۸ہش ۲۴ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۷۰

اخبارِ احمدیہ

— مری ۲۰ وفا (بذریعہ ڈاک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے احبابِ جماعت دُور و نزدیک سے آج صبح آٹھ بجے سے بھی بہت پہلے جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اِس موقع پر مری اور اس کے مضافات کے علاوہ پشاور، کیمبلپور، ٹیکسلا، اسلام آباد، راولپنڈی، گوجرخاں، ربوہ، لائلپور، لاہور، گلگت، ایبٹ آباد، مظفر آباد اور بعض دوسری جماعتوں سے بھی دو سَو کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت دس بجے سے اڑھائی بجے بعد دوپہر تک انفرادی اور اجتماعی طور پر احباب کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

اس ہفتہ کے دوران میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء پڑھانے کے بعد اکثر دوستوں میں تشریف فرما رہ کر دیر تک انہیں اپنے ملفوظات اور مواعظِ حسنہ سے سرفراز فرماتے رہے۔ اس عرصہ میں بعض غیر از جماعت دوست بھی حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ اُن سے مختلف دینی، علمی اور قومی بہبود کے موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۲۲ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۳ وفا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بطبیعت بفضلہ تعالیٰ کل سے بہتر ہے۔ رات نیند بھی بسہولت آگئی۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خُدا تعالیٰ نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے

بے معنی، بیہودہ، بے موقع اور غیر ضروری باتوں سے احتراز ضروری ہے

"تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد، زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دُور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یُوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بُری ہوتی ہے۔ مجھے اِس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دُنیا دار نے دعوت کی جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دُنیا دار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اُس بزرگ نے فرمایا کہ تُو تو بہت ہی قابلِ رحم ہے۔ اِن تینوں فقروں میں تُو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تُو اِس امر کا اظہار کرے کہ تُو نے تین حج کئے ہیں۔ اِس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی، بیہودہ، بے موقع، غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے ..... زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دُور چلا جاتا ہے۔ زبان سے تکبّر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں۔ اور اِسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے۔ اور زبان کا زیاں بہت جلد پیدا ہوتا ہے ..... زبان کا زیاں خطرناک ہے اِس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے مُنہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور ناپ شناپ بولتے رہو۔

ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اُس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا مُوجب ہو، نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی مومن کی شان سے بعید ہے کہ امرِ حق کے اظہار میں رُکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲۲، ۴۲۳)

فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس

امراء کرام اور صدر صاحبان سے اہم درخواست

اِس سال مورخہ ۲ ظہور (اگست) سے فضلِ عمر درس القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے۔ یہ کلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور فرمودہ پروگرام کے مطابق جماعتی انتظام کے ماتحت منعقد ہوتی ہے۔ اس میں جملہ جماعتوں کے نمائندوں کی شمولیت ازبس ضروری ہے۔ لہٰذا نمائندوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوتا ہے۔ لہٰذا امراء کرام اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ بہت جلد اپنے اپنے علاقہ اور اپنی اپنی جماعتوں کے ناموں سے مطلع فرماویں۔ ان کی اس اطلاع کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں پیش ہوتی رہے گی۔

انفرادی طور پر شامل ہونے کے خواہشمند احباب اپنے کوائف لکھ کر نظارت سے اجازت حاصل کر لیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ وفا ۱۳۴۸ھش

جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داری

(قسط نمبر ۲)

قرآنِ کریم میں "حکم" کا لفظ بظاہر کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ایک معنی کے لحاظ سے یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی کائناتی حکومت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی یہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم سے وجود میں آئی ہے اور اس کے حکم سے ان اصولوں پر چل رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں۔ اس میں تمام وہ باتیں آجاتی ہیں جو خالق اور مخلوق کے رشتہ کو قائم کرتی ہیں۔

ایک معنی میں یہ لفظ ملکی حکومت کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ کے الفاظ سے ہویدا ہوتا ہے۔ یعنی سب حکام سے اُوپر اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے۔ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ میں بھی حکومت کی طرف اشارہ ہے۔ چونکہ اسلامی احکام کا اصل ماخذ اللہ تعالیٰ کی فرستادہ تعلیمات ہیں اس لئے حقیقی اسلامی مملکت میں حقیقی حاکم اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ ایک معنی حکم کے وہ ہیں جو مثلاً حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق استعمال ہوئے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا

(سورہ مریم ع ۱ - پ ۱۶)

یا جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق ہے کہ:۔

وَلُوْطًا اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا

(سورۃ الانبیاء ع ۵ - پ ۱۷)

یہاں حکم محدود معنی میں استعمال ہوا ہے حکومت کے معنی میں نہیں ہوا۔ جیسا کہ مثلاً مندرجہ ذیل آیہ میں بنی اسرائیل کے متعلق استعمال ہوا ہے جس کے معنی حکومت کے ہیں۔ اور جو نبوت سے الگ بیان کیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ

(سورۃ الجاثیہ ع ۲ - پ ۲۵)

یعنی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب۔ حکومت اور نبوت عطا فرمائی

اس سے واضح ہے کہ جس طرح کتاب نبوت سے الگ چیز ہے اسی طرح حکومت بھی نبوت سے الگ چیز ہے لیکن جیسا کہ ہم نے اُوپر وضاحت کی ہے "حکم" کے دوسرے معنی کے تعلق میں "حکم" نبوت سے الگ چیز نہیں ہے۔

اس سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ جب اکثر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ حکومت لازمی نہیں ہے اسی طرح اکثر خلفاء انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بھی حکومت لازمی نہیں ہے لیکن حکم کے دوسرے معنی کے لئے جس طرح حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو "حکم" عطا ہوا تھا اسی طرح کا "حکم" اکثر خلفاء کو بھی ملتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء اربعہ کو جو حکومت بھی عطا ہوئی تھی تو یہ اس وقت کے لحاظ سے لازمی تھی۔ لیکن جب حکومت بادشاہوں کے قبضہ میں چلی گئی تو خلفاء یعنی مجددین اور محدثین کو جو خلافت ملی یا ان کے خلفاء کو ملی اور قیامت تک جاری رہے گی اس کے ساتھ لازمی نہیں ہے کہ انہیں "ملکی حکومت" بھی ملے۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ۔

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ میں خلافت قائم کی ہے اس سے ثابت ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس جماعت سے عظیم کام لینا چاہتا ہے۔ اِس لئے بھی ہماری ذمہ داری دوسری اسلامی کہلانے والی جماعتوں سے بہت بڑی اور خاص ہے۔

اسی طرح اَور بہت سی باتیں ہیں جو جماعتِ احمدیہ میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں جن سے اس جماعت کی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جماعت میں فعالیت اور قربانی کے جذبات انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کی طرح رکھے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے لئے ایسے نشانات دکھائے ہیں کہ جماعت کا ایمان حق الیقین کے درجہ پر پہنچ چکا ہوا ہے۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان قربانی کے وہ محیر العقول کام کر جاتا ہے کہ جن کو دیکھ کر دُنیا ششدر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا کی تمام قوموں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ جماعتِ احمدیہ تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لئے جو کام کر رہی ہے وہ اخلاص اور جذبہ کے لحاظ سے تمام دُنیا کی مذہبی جماعتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ حالانکہ جماعتِ احمدیہ روپیہ پیسہ کے لحاظ سے ایک نہایت کمزور جماعت ہے اور گو وہ مالی قربانی اپنی بساط سے بڑھ کر دکھاتی ہے لیکن عیسائی مشنری جتنا روپیہ اپنے ہزاروں لاکھوں مشنوں میں سے صرف ایک مشن پر خرچ کرتے ہیں جماعتِ احمدیہ اتنا روپیہ اپنے تمام تبلیغی مشنوں پر بھی خرچ نہیں کر سکتی اس کے باوجود وہ ہر جگہ عیسائی پادریوں کو میدان سے باہر نکالتی چلی جاتی ہے اور اس کی جگہ آپ لے رہی ہے اور ہر جگہ عیسائی مشنریوں کو شکست پر شکست دے رہی ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے اور یہی اس بات کی ایک بڑی دلیل ہے کہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے ورنہ باوجود بے سروسامانی کے وہ اس قدر اسلامی فتوحات کس طرح حاصل کر سکتی ہے۔ حالانکہ دشمنانِ اسلام اس کے مقابلہ میں کروڑوں گنا سامان رکھتے ہیں اور روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں۔

یہ تمام امور ظاہر کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے اور اس وجہ سے ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ ہم نے دنیا پر یہ بھی ثابت کرنا ہے کہ یہ جماعت واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے +

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دُعا کی اہمیّت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَآءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ"۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی الدعاء اذا اصبح ص ۱۷۴ ج ۲)

ترجمہ:۔ حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے کہ میں اس اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

تقریب شادی

محترمہ لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ عظمت صاحبہ آف فضلِ عمر ہسپتال ربوہ بنت محترم جناب عظمت اللہ صاحب لاہور اور مکرم ملک منیر احمد صاحب ابن مکرم ملک بشیر احمد صاحب ساکن ۱۵۰۔ الیف، ماڈل ٹاؤن لاہور کی تقریب شادی ۱۱ ماہ وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۶۹ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح محترم جناب سردار بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور نے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر اسی روز بعد نماز مغرب پڑھا اور اسی روز شام کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اپنی غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں سے نوازتے ہوئے اسے مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

چاند پر پانی کے آثار مل گئے

سطح کے نیچے سے کھودی ہوئی مٹی گیلی ہے

ہوسٹن ۲۱ر جولائی (اے پی) نیل آرمسٹرانگ اور ایلڈرن نے چاند کی سطح پر اتنہ کر خوابوں کی اس سرزمین پر انسانی قدموں کے نقش ثبت کر دیئے ہیں اور انسانی جدوجہد کی تاریخ میں ایک شاندار باب کا اضافہ کیا ہے۔ ان خلابازوں نے چاند کی زمین پر قدم رکھنے کے بعد سب سے پہلے اپنا قومی پرچم لہرایا اور اس کے بعد زمین پر صدر نکسن سے بات چیت کی، جو ان سے ۲ لاکھ ۴۰ ہزار میل کے فاصلے پر تھے۔ چاند کی زمین پر ۲ گھنٹے ۵۱ منٹ گذارنے کے بعد دونو خلاباز مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ۱۰ بجکر ۱۱ منٹ پر دوبارہ چاند گاڑی میں واپس آگئے۔ چاند گاڑی میں بیٹھنے کے بعد آرمسٹرانگ نے کہا "ہم نے دروازہ مقفل کر دیا ہے۔ چاند گاڑی میں واپس آنے سے پہلے انہوں نے اپنے قومی پرچم کو سلامی دی اور پتھروں اور مٹی کے نمونوں خلائی لباس کی جیبوں اور تھیلوں میں بھر کر چاند گاڑی میں داخل ہو گئے۔ چاند پر ۲۲ گھنٹے قیام کے بعد دونوں خلاباز اپنی گاڑی میں زمین کی طرف واپس روانہ ہوئے

صبح مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ۷ بجکر ۵۴ منٹ پر مقررہ پروگرام سے تقریباً چار گھنٹے پہلے آرمسٹرانگ نے چاند کی سرزمین پر قدم رکھا۔ وہ دو گھنٹے ۱۴ منٹ تک وہیں رہے۔ چاند پر کھڑے ہو کر آرمسٹرانگ نے سب سے پہلے جو بات کی وہ یہ تھی "یہ ایک انسان کا معمولی قدم ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ ترقی کی جانب بنی نوع انسان کی ایک عظیم جست ہے"

بیس منٹ بعد دوسرے خلاباز ایڈون ایلڈرن بولے "واہ حسن۔ دلنشیں۔ خوبصورتی۔ کیسا دلکش منظر ہے۔ واہ واہ کیسی تنہائی اور ویرانی ہے"۔ ایلڈرن ایک گھنٹہ اور ۱۵ منٹ تک کے لئے چاند کی سرزمین پر رہے۔

چاند کی زمین پر رہنے کا وقت جب ختم ہو گیا تو خلابازوں نے زمین کے کنٹرول مرکز سے اس میں توسیع کرنے کو کہا۔ چنانچہ آرمسٹرانگ کو مزید پندرہ اور ایلڈرن کو ۱۲ منٹ دیئے گئے۔ جب خلاباز چاند کی سطح پر تھے۔ اس وقت جنوبی امریکہ فرنیا کے مشاہداتی مرکز نے چاند پر انہیں روشنی جیسا کی یہ روشنی چاند کی زمین پر گاڑے گئے اس آئینہ پر پڑتی تھی۔ جسے خلابازوں نے نصب کیا تھا۔ اس آئینہ پر پڑنے والی یہ روشنی دوبارہ زمین کی طرف منعکس ہوتی تھی۔ جب خلاباز چاند گاڑی سے باہر نکل رہے تھے تو بڑے دلچسپ لمحات بھی آئے جب ایلڈرن چاند گاڑی سے باہر نکلے تو انہوں نے چاند گاڑی کا دروازہ بند کر کے اسے کھولا اور پھر بند کیا اور کہا یہ "میں اس لئے کر رہا ہوں کہ کہیں دروازہ مقفل ہی نہ ہو جائے اور ہم یہیں نہ رہ جائیں" اس پر آرمسٹرانگ نے جو چاند کی زمین پر کھڑے تھے، قہقہہ لگاتے ہوئے کہا "ہاں بھئی اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ تمہیں ہمت دو دو کی سوجھی"

جب دونوں خلاباز چاند گاڑی میں واپس آگئے تو انہوں نے فوراً کیبین میں آکسیجن کا دباؤ زیادہ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے پتھروں اور مٹی کے نمونوں کو قرینے سے رکھا۔ ہم نے انتہائی احتیاط کے ساتھ ۲۰ پونڈ وزنی نمونے جمع کئے ہیں۔ یہ بات آرمسٹرانگ نے کہی انہوں نے کہا کہ وہ لمحات جو ہم نے چاند کی زمین پر گزارے ہیں کبھی نہ بھولنے والے ہیں یہ ہمیں اور پوری دنیا کو کبھی نہ بھول سکیں گے" جب یہ دونوں خلاباز چاند کی بھربھری مٹی پر گھوم رہے تھے۔ تو پوری دنیا ٹیلیویژن پر اس تاریخی کارروائی کو دیکھ رہی تھی۔ جب انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ جس طرف انہیں چلنا ہے۔ اس طرف اسے جھکنا پڑے گا۔ تو پھر دونوں خلاباز چاند کی زمین کی بہت کم کشش ثقل کے باوجود آسانی کے ساتھ گھومتے رہے یاد رہے کہ چاند کی کشش ثقل زمین کی کشش ثقل کا چھٹا حصہ ہے۔

جس وقت آرمسٹرانگ چاند گاڑی کی سیڑھیوں سے اتر رہے تھے۔ اس وقت ٹیلیویژن شروع کر دیا گیا۔ پچاس کروڑ انسانوں نے انہیں سیڑھیوں سے اترتے ہوئے دیکھا۔ آرمسٹرانگ نے جب چاند کی زمین پر ایک گھنٹہ گذارا تو اسکے بعد فوراً انہوں نے امریکہ کا پرچم چاند کی زمین پر گاڑ دیا۔ اس پرچم کا ڈنڈا بہت اونچا تھا ــــــ یاد رہے کہ چاند پر ہوا نہیں ہے اس سے قبل آرمسٹرانگ نے چاند گاڑی کی لکڑی ایسی ایک ٹانگ پر لگی ہوئی تختی پر سے کپڑا اٹھایا اور اس پر لکھا ہوا زور سے پڑھا "زمین کے انسانوں نے جولائی ۱۹۶۹ء میں چاند کی اس جگہ پر پہلی بار قدم رکھا۔ ہم تمام بنی نوع انسان کے امن کے لئے یہاں آئے ہیں"

اس کے بعد آرمسٹرانگ اور ایلڈرن پتھروں اور مٹی کے نمونے جمع کرنے رہے جو وہ زمین پر اپنے ساتھ لائیں گے۔ چاند کی زمین کا ذکر کرتے ہوئے آرمسٹرانگ نے کہا کہ یہ امریکہ کے مغربی صحرا سے ملتی جلتی ہے۔ پھر انہوں نے ان نمونوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ جو انہوں نے جمع کئے تھے۔ آرمسٹرانگ نے کہا "نمونے اٹھانے کے لئے زمین پر جھکنا ضروری ہے۔ لیکن یہ بڑا مشکل کام ہے"۔ اس کام کو مکمل کر لینے کے بعد آرمسٹرانگ نے اپنے ساتھی خلاباز ایلڈرن کی تصاویر بنائیں جب ایلڈرن چاند گاڑی کی سیڑھیوں سے اتر رہے تھے تو آرمسٹرانگ انہیں ہدایات دے رہے تھے اسلئے کہ وہ خود اس عمل سے گزر چکے تھے۔

اپالو ۱۱ کے خلاباز نیل آرمسٹرانگ نے آج اتوار کی صبح اپنی قمری گاڑی سے باہر نکل کر چاند کی سطح پر قدم رکھا اور چاند پر اترنے والے پہلے زمینی انسان کا شرف حاصل کر لیا۔ انہوں نے مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق آج ۲۱ر جولائی کو صبح ۷ بجکر ۵۶ منٹ ۲۰ سیکنڈ پر بحر سکوت میں چاند کے فرش پر قدم رکھا چاند کی سطح برادے کی طرح مہین مٹی سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اپنا بھاری بھرکم قمری سوٹ پہنے اور زندگی برقرار رکھنے والا تھیلہ پشت پر باندھے ہوئے خلاباز آرمسٹرانگ نے بھاری قدموں سے قمری گاڑی کی سیڑھی کے نو ڈنڈوں سے ایک ایک کر کے اترنا شروع کیا۔ آدھے گھنٹہ میں انہوں نے ایک رسی کھینچ کر ٹیلی ویژن کیمرے کا غلاف اتارا جو قمری گاڑی کے سامان کے خانہ میں رکھا ہوا تھا۔ اطراف عالم کروڑوں نفوس نے مواصلاتی سیاروں کے ایک عالمگیر نظام کے توسل سے اس ہوشربا واقعہ کا مشاہدہ کیا جو انسانی تاریخ کا بلاشبہ سب سے بڑا واقعہ ہے۔ قمری گاڑی چاند کی سطح پر گہرے سایہ میں تھی اس لئے سیڑھی سے اترتے ہوئے خلاباز ایک بت کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ آرمسٹرانگ نے پہلے سیڑھی کے پاؤں کے پیڈ پر قدم رکھا اور بتایا کہ سیڑھی کا پاؤں ورنچ اندر مٹی میں دھنسا ہوا تھا۔ چاند پر قدم رکھنے کے بعد ٹیلیویژن کیمرے کے ذریعہ انہوں نے اپنے نقش پا کی تصویر زمین والوں کو دکھائی اور کہا دیکھئے بظاہر یہ انسان کا معمولی سا قدم ہے لیکن حقیقت یہ تسخیر کائنات کی طرف انسانیت کی بہت بڑی جست ہے۔ پھر مسٹر آرمسٹرانگ نے کہا چاند کی مٹی باریک اور بھربھری ہے۔ میرے جوتوں کے تلوے اس بھربھری زمین میں دھنستے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ باریک ذرات میں جوتوں کے نشانات واضح طور پر دکھائی دے رہے ہیں۔ شروع میں آرمسٹرانگ کے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے۔ لیکن بعد میں وہ بالکل سنبھل گئے۔ ٹھیک آٹھ بجکر ۱۶ منٹ پر یعنی آرمسٹرانگ کے چاند پر اترنے کے قریباً نصف گھنٹہ بعد دوسرے خلاباز ۳۹ سالہ ایڈون آلڈرن "ایگل" سے باہر آگئے انہوں نے چاند کی سطح پر قدم رکھتے ہی بے ساختہ کہا واہ کیا حسین منظر ہے۔ ہم ایک عظیم ویرانے میں چل رہے ہیں کسی کسی وقت ان کی چال اتنی عجیب و غریب اور بے ہنگم ہو جاتی تھی کہ یوں لگتا تھا کہ وہ بازوؤں کو غیر معمولی حد تک بلند کر کے زمین والوں کو کوئی دلچسپ تماشا دکھا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر آرمسٹرانگ نے زمینی کنٹرول مرکز کو بتایا کہ چلنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آرہی اور سفوف جیسی بھربھری سی زمین چاند کے پاؤں ایک چوتھائی انچ سے زیادہ نہیں دھنستے دونوں ہمسفر ایک دوسرے کے ساتھ ریڈیائی رابطہ کے ذریعہ بات چیت کرتے تھے۔ کیونکہ بھاری بھرکم خلائی سوٹ اور بند ٹوپیوں کی وجہ سے اس کے بغیر آپس میں گفتگو ناممکن تھی۔

اس سے قبل نیل آرمسٹرانگ نے چاند گاڑی سے نکلتے ہی زمین والوں کو اپنی نقل و حرکت کو دکھانے کے لئے ٹیلیویژن کا کیمرہ منسلک کر دیا تھا۔ ٹیلیویژن پر لوگوں کو ان کے قدم واضح دکھائی دے رہے تھے۔ یہ قدم سیدھے نہیں پڑ رہے تھے چند منٹ بعد آرمسٹرانگ آگے چل کر پتھر اور مٹی کے نمونے چننے لگے تو سورج کی تیز روشنی میں وہ یوں چمک رہے تھے جیسے اندھیرے میں فاسفورس ان کا سفید خلائی سوٹ اتنا چمک رہا تھا کہ زمین والوں کی آنکھیں چندھیا گئیں ان کے قدم اس طرح اٹھتے نظر آتے تھے۔ جیسے آسٹریلیا کا مشہور جانور کانگرو چل رہا ہو۔ آرمسٹرانگ چاند کی سطح پر قیام کے دوران کئی بار اپنی چاند گاڑی کی طرف بعض کاموں کے لئے پلٹ کر آتے رہے۔ چاند کے مسافروں نے اپنے عارضی کیمپ کے آس پاس چلتے پھرتے تبادلہ خیال بھی کیا۔ آلڈرن نے اس موقع پر کہا کہ چلتے ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے قدموں کو پیچھے کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے۔ ٹیلیویژن پر چاند کی سطح پر واقع چھوٹی بڑی چٹانیں اور گڑھے بھی دکھائے گئے یہ پہلا موقع تھا کہ زمین والوں نے انہیں اتنے قریب سے دیکھا۔

آرمسٹرانگ نے بتایا کہ بظاہر چٹانیں بھی بھربھری سطح رکھتی ہیں اس سطح پر سخت پھسلن محسوس ہوگی۔ انہوں نے ایک موقع پر یہ بھی کہا کہ اگرچہ چاند کی سطح پر جہاں زمین کے مقابلے میں صرف ۱/۶ حصہ کشش موجود ہے ہمیں پہلے پہل بڑی احتیاط اور سوچ سے قدم اٹھانے پڑتے تھے۔ اس لئے

ایک زبردست اشارہ (Printer)

پاکر قرآن شریف کے اس ٹکڑے کی ایسی لطیف اور سیر حاصل تفسیر فرمائی ہے کہ نہ صرف دنیا کی مذہبی تاریخ کے متعلق ایک نیا درک حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فری میسنوں کے متعلق اس الہام کے پورا ہونے کی امکانی صورتوں پر بھی دماغ سوچنے لگتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن شریف سورۂ بقرہ رکوع ۱۲ میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے۔ جو اپنے کاموں کو سخت راز میں رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ مرد کو اجازت نہیں کہ اپنی بیوی سے بھی اس کے متعلق کچھ کہے۔ کوئی سوسائٹی ان معنوں میں تو خفیہ نہیں ہو سکتی یا دیر تک خفیہ رہ نہیں سکتی کہ گویا اس کے وجود کا ہی علم نہ ہو۔ لیکن ان معنوں میں خفیہ ضرور رہ سکتی ہے۔ کہ لوگوں کو اس کے وجود کا علم بے شک ہو پر یہ معلوم نہ ہو کہ اندرون خانہ ہوتا کیا ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کے کوئی قابل ذکر راز ہیں بھی یا نہیں۔ لیکن وہ اپنی کارروائیوں کو راز میں رکھتے ضرور ہیں۔ اور یہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ ایک تحریک جو سوشل اور اسی نوع کے دوسرے تعلقات قائم کر کے لوگوں سے کوئی کام لینا چاہتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نصف خفیہ اور نصف کھلی ہو کر رہے۔ پس فری میسن تحریک بھی ایسی ہی تحریک ہے۔ سورۂ بقرہ کے جس رکوع میں جہاں ایک خفیہ سوسائٹی کا ذکر ہے۔ یعنی جس کی آیت ۱۰۳ میں آتا ہے

يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ

اس پورے رکوع میں ایک زبردست مضمون بیان ہوا ہے۔ اور وہ مضمون قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنحضور کے نائب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی صداقت کا ثبوت اور انکو آئندہ پیش آنیوالے حالات اور امتحانات اور مشکلات اور ان سب میں کامیاب و کامران ہونے کی بشارات یہ سب کچھ ملتا ہے۔

یہ رکوع سورۂ بقرہ کا ۱۲ واں رکوع ہے۔ سورہ کے اس حصہ میں قرآن شریف اور آنحضرت صلعم کی صداقت کے دلائل و نشانات بیان ہو رہے ہیں۔ چونکہ اس رکوع میں بھی دلائل و نشانات ہی بیان ہو رہے ہیں اور چونکہ قرآن شریف کا خطاب سب قسم کے متشککین اور معترضین سے ہے۔ اس لئے ہر ایک کو باری باری مخاطب کیا جا رہا ہے۔ سورۂ بقرہ میں عام طور پر اور اس رکوع میں خاص طور پر خطاب یہودیوں سے ہے۔ رکوع یہودیوں کے اس اعتراض سے شروع ہوتا ہے۔ کہ قرآن جبرائیل کیوں لایا ہے میکائیل کیوں نہیں لایا۔ جواب اس کا یہ ملتا ہے کہ تمہیں اس سے کیا۔ جبرائیل ہو یا میکائیل بہرحال وہ ہے تو کلام الٰہی۔ اور جبرائیل اس کے پہنچانے کا واسطہ ہے۔ تم واسطہ کا احترام کرو۔ اور کلام پر غور کرو اور اسے پرکھو کہ کیا یہ خدا کا کلام ہے یا نہیں اور جو پہلے کلاموں میں کئے گئے وعدوں کے مطابق ہے یا نہیں اور یہ ان کا مصدق بن کر تمہارے لئے تقویت ایمان کا موجب ہو کر آیا ہے یا نہیں۔ تم تو بہانے بنا رہے ہو ایک صداقت کا انکار کرنا چاہتے ہو۔ اور انکار اس لئے کہ تمہاری مرضی کے مطابق اس میں باتیں نہیں اور بہانے جبرائیل اور میکائیل کے بناتے ہو۔

نظام آسمانی اور اس نظام سے بغاوت کرنے والوں کے درمیان مکالمہ قرآن شریف کا مستقل مضمون ہے۔ اور یہ اس لئے کہ اسی مضمون کے سمجھنے پر انسان کی نجات کا دارومدار ہے۔ نظام آسمانی کیا لے کر دنیا میں آتا ہے۔ اور دنیا والے کیا کیا سوال اور کیا کیا اشکال اس سے بچنے کی خاطر پیش کرتے ہیں۔ یہ مضمون قرآن شریف میں بار بار بیان ہوتا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے عبرت حاصل کریں اور وہ غلطیاں جو پہلے لوگ کر چکے ہیں ان غلطیوں میں پھر مبتلا نہ ہو جائیں۔

جس اعتراض کا ذکر جبرائیل اور میکائیل کی شکل میں ہوا یہ بھی ایک مستقل یعنی یونیورسل غلطی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میکائیل (کے نام سے) معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتہ کا کام زیادہ تر صفت ربوبیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یعنی اس کے سپرد دنیا کا رزق اور خبر گیری ہے اور جبرائیل کا روحانیت کے ساتھ تعلق ہے۔ اور وہ کلام الٰہی لاتا ہے گویا ہدایت لانے کا کام جبرائیل کے سپرد ہے۔ اور بشری یعنی دنیوی ترقیات کے سامان مہیا کرنا میکائیل کا کام ہے۔ اور بشری ترقی ہمیشہ ہدایت کے تابع ہوتی ہے۔"

گویا قرآنی نظریہ یہ ہے کہ تم آسمانی ہدایت قبول کرو۔ دنیوی ترقی آپ ہی آپ تمہارے قدم چومے گی۔ لیکن طاغوتی نظریہ ہے۔ کہ نہیں ہمیں ہدایت ملے نہ ملے۔ ہمیں دنیوی ترقی ملنی چاہیئے۔ قرآن شریف اس ٹکڑے میں یہی بتا رہا ہے کہ تم جبرائیل سے دشمنی کر کے دیکھ لو۔ میکائیل جس پر تمہیں ناز ہو رہا ہے۔ وہ خود بخود تمہارا ساتھ چھوڑ دے گا۔ کوئی قوم جو اپنے آپ کو آسمانی قوم کہتی اور سمجھتی ہے۔ وہ آسمانی ہدایت کا دامن چھوڑ کر ترقی نہیں کر سکتی۔ سچ پوچھیں تو ہمارے اپنے زمانہ میں بھی یہی نکتہ ہے جو لوگوں کو سمجھ نہیں آرہا۔ اس لئے وہ کہتے رہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے آکر ہمیں دیا کیا؟

(باقی)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ سے فارغ شدہ مبشرین اکناف عالم میں تبشیر کا اہم فریضہ نہایت عمدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ان کے کام میں نہایت برکت ڈالتا ہے۔ اور احباب جماعت کے دلوں میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہ بھی اپنی اولادوں کو دینی تربیت دلا کر اس اہم کام میں حصہ لیں۔ چنانچہ جو احمدی نوجوان خدمت دین کا جوش رکھتے ہوں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

جامعہ احمدیہ میں نیا داخلہ ماہ ستمبر میں انٹرویو لے کر کیا جاتا ہے۔ میٹرک پاس طلبہ داخل کئے جاتے ہیں۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

امراء جماعت و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پرزور تحریک فرماویں۔ (ناظر تعلیم)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) کے مندرجہ ذیل احباب نے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے آمین

۱۔ عبدالمنان صاحب	۱۵	روپے
۲۔ فرید احمد صاحب	۱۰۰	"
۳۔ محمد اسحاق صاحب	۷۵	"
۴۔ عبدالوحید صاحب	۶	"
۵۔ عبدالودود صاحب	۹	"
۶۔ محمد ادریس صاحب	۳۰	"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

آپ کو کتنے پرچے درکار ہیں؟

مجالس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۱۴ اگست کو تمام مجالس میں منعقد ہوں گے۔ قائدین مجالس فوری طور پر مطلع فرمائیں کہ ان کو ہر امتحان کے لئے کس قدر پرچہ جات کی ضرورت ہوگی۔ یہ اطلاع فوری طور پر مل جانی چاہیئے۔ کیونکہ اسی کے مطابق پرچے روانہ ہوں گے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

باموقعہ مکان برائے فروخت یا رہن

محلہ دارالنصر غربی ربوہ میں

ایک نہایت ہی باموقعہ پختہ مکان برائے

فروخت یا رہن

موجود ہے

ق۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

شان خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرتؐ کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت

پتہ صاف لکھیں۔

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

"فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

(محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

نوٹ:۔ محترم قاضی صاحب موصوف نے اپنا یہ مقالہ گزشتہ سال مورخہ ۲۷ر اپریل ۱۹۶۸ء کو مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد کے ایک اجلاس میں پڑھا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

"فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں۔" (تذکرہ صفحہ ۴۲۴)

یہ ۱۹۰۱ء کا الہام ہے۔ ۱۹۰۱ء کے بعض اور الہام اور مکاشفات بھی ہیں جو جنگوں اور فوجوں اور معرکوں پر دلالت کرتے ہیں۔ اسی ۱۹۰۱ء میں سورہ فیل کا ذکر فرما کر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت بہت کمزوریوں میں ہے اور اصحاب فیل زوروں میں ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ ہی تو نہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا یعنی علی کی تلوار۔

پھر فرمایا:۔

"آج ہم نے رویا میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے اور اس میں تلواروں کا ذکر ہو رہا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے۔

فری میسن والے الہام کے ذکر کے بعد فرمایا کہ فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا کہ جن کے ارادے مخفی ہوں وغیرہ وغیرہ فری میسن تحریک اپنے ظاہری حالات کے لحاظ سے حضور کے زمانہ میں شارف تحریک تھی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی مجلس میں امیر کابل کا ذکر ہوا کہ اس کے فری میسن ہونے کے سبب اس کی قوم اس پر ناراض ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اس کی قوم اس کی ناراضگی میں حق پر ہے کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسن میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے۔ اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ فری میسن تحریک کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں ہر مذہب و عقیدہ کے لوگ شامل ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں۔ کالج کے زمانے میں سنا کرتے تھے کہ فلاں صاحب اور فلاں صاحب انگریز دل میں سے فری میسن ہیں۔ دیسی عیسائیوں کے متعلق سنا کرتے تھے، ہندوؤں کے متعلق یاد نہیں، کم از کم ایک مسلمان پروفیسر کے متعلق سنا کرتے کہ وہ فری میسن ہیں۔ یہی مسلمان ایک دفعہ مجھے بھی کہنے لگے کہ تم فری میسن بن جاؤ جس پر میں نے توجہ نہ کی۔ اور بات رہ گئی۔ میرے ایک مخلص مسلمان دوست فری میسن رہ چکے ہیں بلکہ بڑے بڑے درجے پا چکے ہیں تیس چالیس سال وہ فری میسن رہے ہیں۔ اب آہستہ آہستہ علیحدہ ہو چکے ہیں۔ اس دوست سے میں نے سنا کہ بڑے بڑے فری میسن یہ کہتے ہیں کہ ہر خیال اور نظریہ کے لوگ میسن بن جاتے ہیں، مسلمان بھی بن جاتے ہیں۔ لیکن مسلمان کبھی اچھا میسن نہیں بنتا۔ مطلب یہ کہ بعض ادنیٰ مدارج طے کر کے اس کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ یا دوسرے بڑے میسن اس پر اعتماد نہیں کرتے یا اپنے نقطہ نظر سے اعتماد کے قابل نہیں سمجھتے۔

ظاہری تاریخ کے لحاظ سے ان کے حالات یہ ہیں کہ قرون وسطیٰ میں یورپ کے مذہبی کلچر کی ٹیپ ٹاپ ہو رہی تھی جگہ جگہ ایک سے ایک بڑھ کر گرجے تعمیر ہو رہے تھے۔ ایسے وقت میں اعلیٰ مہارت والے معماروں اور عمارتی فن کاروں کی مانگ بہت بڑھ گئی۔ جس پر ان معماروں کو اپنی تنظیم کرنی پڑی اور ٹریڈ یونین کی طرز پر متحد ہونا پڑا۔ اور بین الاقوامی سطح پر سفر اور سفر کی سہولتوں کی ضرورت لاحق ہوئی۔ اس پر طبعی طور پر کچھ قرائن، کچھ قواعد، کچھ نشانات، کچھ مخصوص علامات مقرر ہو گئیں۔ گویا ایک عالمگیر برادری قائم ہو گئی۔ کہتے ہیں مصافحہ کے طریق سے میسن ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں۔

یہ بھی قرین قیاس ہے کہ یہ برادری زیادہ تر یہودیوں پر مشتمل تھی۔ یہودی لمبے عرصے سے مقہور قوم رہے۔ لیکن مقہور ہونے کی وجہ سے بعض خصائص ان میں پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک خصوصیت یہ کہ ملک ملک اور قوم قوم میں پھرنا اور کاروباری تعلقات پیدا کرنا اس کا ایک زبردست خاصہ بن گیا ہے۔ کہتے ہیں دنیا میں بنکنگ کی بنیاد یہودیوں نے ڈالی کوئی عجب نہیں کہ معماروں کی ابتدائی یونین یہودیوں پر ہی مشتمل ہو۔

جب ایک برادری قائم ہو گئی تو بڑے بڑے تجارتی اور سیاسی اور نظریاتی گروہوں کو بھی ان کی طرف توجہ ہوئی۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ یہ توجہ اور دلچسپی باہمی تھی اور اس کی تحریک دونوں سے تھی۔ معماروں نے کچھ سیاسی کام کرنے شروع کر دیئے ہوں اور سیاست دانوں نے سیاسی کام لینے شروع کر دیئے ہوں۔ لیکن چونکہ سیاسی اور تجارتی لین دین کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک انہیں راز نہ رکھا جائے۔ اس لئے یہ عالمگیر برادری ایک خفیہ سوسائٹی کی شکل اختیار کر گئی۔ اندر ہی اندر کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے۔ جو اس کا رعب اور اس کی اہمیت عوام اور خواص دونوں کے دلوں میں قائم کرنا چاہتے ہوں گے۔ انہوں نے ترغیب اور تحریص سے بڑے بڑے یہودی تجار اور بڑے بڑے عیسائی نواب اس میں شامل کر لئے۔ چنانچہ کہتے ہیں برطانیہ کے شاہی خاندان کے کئی ممبر فری میسن ہیں۔ اسی طرح ۲۰۰ کے قریب چوٹی کے مالدار یہودی فری میسن ہیں۔

تاریخی طور پر فری میسن تحریک کی ابتدا یورپ سے ہوتی ہے۔ اور قرون وسطیٰ سے شروع ہوتی ہے لیکن کہتے ہیں تحریک بنتی اور ٹوٹتی رہی۔ حتیٰ کہ ۱۷۰۷ء میں اس کی تنظیم ہوئی۔ جس سے اس کا مرکز لنڈن مقرر ہو گیا۔ اور یہ ۱۷۰۷ء والی تنظیم ابھی تک چلی آ رہی ہے۔ تمام خفیہ تحریکوں کی طرح یہ لوگ بھی ہر کہ ومہ کو اپنا ممبر نہیں بنا لیتے۔ بلکہ اپنے ممبر خود تلاش کرتے ہیں۔ جو ممبر پہلے بن چکے ہیں وہ آئندہ بننے والے ممبر تلاش کرتے ہیں۔ ان سے دوستی پیدا کرتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ انہیں ممبر اور ممبر کے بعد فلاں درجے کا ممبر بنا لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام سے اتنی بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ فری میسن کی تنظیم یا ان کی طرح کا کردار رکھنے والی کوئی تحریک ایک دفعہ یا ایک سے زیادہ دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد اور عزائم حضور کے کام یعنی اشاعت اسلام اور احیاء اسلام سے متصادم اور سخت متصادم ہو گی لیکن اس میں سخت ناکام رہے گی اور یہ سب کچھ اس طرح ہو گا۔ کہ سب کو نظر آ جائے گا کہ خدا کا کلام تھا جو پورا ہوا اس خیال سے کہ اس دلچسپ اور اہم مضمون میں سلسلہ کے لٹریچر میں لعلہ کچھ روشنی ڈالی گئی ہو گی۔ میں نے اپنے دوستوں سے استصواب کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی شائع شدہ تفسیر سورہ بقرہ میں لمبا مضمون فری میسنوں کے متعلق ہے۔ تفسیر کا یہ حصہ دیکھا تو حیرت کی حد نہ رہی کہ حضور رضی اللہ عنہ نے نہ صرف فری میسنوں کے ضروری کو الف معہ ان کی ضروری اسناد کے بیان فرما دیئے ہیں۔ بلکہ قرآن شریف میں اس تحریک کے متعلق

ماہ بماہ لازمی چندہ کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کا چندہ ادا نہیں کرنا پڑے گا (ناظر بیت المال امد ربوہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنا موعودہ عطیہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے سو فیصدی ادا فرما دیا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔
اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرماوے آمین۔

۱۔ چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ	
منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ خود محترمہ چراغ بی بی صاحبہ	۴۰ — —
" خالہ صاحبہ " " برکت بی بی صاحبہ	۲۵ — —
اہلیہ صاحبہ خود محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ	۱۰ — —
منجانب " سلیمہ بیگم صاحبہ دختر خود	۵ — —
" حافظ رشید احمد صاحب پسر	۵ — —
" منیر احمد۔ نصیر احمد۔ لطیف احمد صاحبان و اہلیہ۔ میرہ بچگان } کل	۱۰ — —
	۱۰۵ — —
۲۔ کیپٹن ملک خادم حسین صاحب دہلی دروازہ لاہور	۶۰ — —
۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبد العزیز صاحب محتسب ربوہ	۱۵ — —
۴۔ چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب گورایا چک ۴۹ سرگودھا	۳۰ — —
۵۔ " حبیب اللہ خاں صاحب " " "	۳۰۰ — —
۶۔ " سلطان احمد صاحب پسر سابق کارکن تحریک جدید ربوہ	۳۶ — —
۷۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب بھٹہ والے فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰ — —
۸۔ " حافظ احمد علی خان صاحب چک ۲/ب ج۔ ج۔ ج۔ ضلع سرگودھا	۱۰۰ — —
۹۔ " سید محمد محسن شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰ — —
۱۰۔ " چوہدری محمد شریف صاحب چک ۱۹۲ لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور	۴۵ — —
۱۱۔ " ماسٹر اللہ بخش صاحب کارکن اصلاح و ارشاد ربوہ	۴۰ — —
۱۲۔ " چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ چک ۸۸ شمالی سرگودھا	۱۰۲ — —
۱۳۔ " محمد اعجاز علی صاحب دار الذکر لاہور	۲۰۰ — —
۱۴۔ " کیپٹن نذیر احمد صاحب شہید مرحوم بذریعہ نسیم اختر صاحبہ دار الرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰ — —
۱۵۔ " محترمہ مشتاق زہرہ صاحبہ بیگم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ چک ۲۳/ج سرگودھا	۵۰ — —
۱۶۔ میجر محمد صفدر صاحب باجوہ " "	۵۰۰ — —
۱۷۔ چوہدری شیر محمد صاحب مرحوم بذریعہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ	۵۰۰ — —
۱۸۔ " محمد اسلم صاحب باجوہ ایڈووکیٹ " "	۵۰۰ — —

جماعت احمدیہ کویت

۱۔ مکرم مسعود احمد صاحب ہاشمی	۲۰۰ دینار — —
۲۔ " چوہدری عبد الغنی صاحب	۲۰۰ " — —
۳۔ " عبد السمیع صاحب عبد الحق	۱۵۰ " — —
۴۔ " چوہدری یونس احمد صاحب	۳۰ " — —

جماعت احمدیہ ٹیکسلا

۱۔ مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی	۵۳۴ — —
۲۔ " چوہدری محمد شریف صاحب	۱۰۰ — —
۳۔ " بشیر احمد صاحب شاہد	۱۶ — —
۴۔ " اہلیہ عبد المالک صاحب	۱۰ — —
۵۔ " خان رشید الدین خان صاحب قمر	۳۰ — —
۶۔ " بشیر احمد صاحب قمر	۲۰ — —
۷۔ " عبد المجید صاحب	۱۰ — —

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم محمد ضیاء الحق صاحب قریشی ولد حکیم محمد منظور الحق صاحب مرحوم مکان ۱۱/۹۹ C سہوانی سٹریٹ پرانا ہسپتال حیدر آباد سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم حکیم محمد منظور الحق صاحب امرتسری کے نام پر اسلام پور اسٹیٹ کی اراضیات سندھ کے کھاتہ ۱۴۳ میں جو مبلغ ۱۶۰۰/- روپے کی رقم برائے خریداری اراضی درج ہے۔ وہ میرے محترم ماموں جان میاں احمد حسین صاحب قریشی کے نام پر منتقل کر دی جائے۔ کیونکہ یہ ان کی ملکیت ہے۔ اسلئے میں بحیثیت جائز وارث اپنے والد مرحوم کے ان کو اختیار دیتا کہ مذکورہ کھاتہ میں سے جس قدر بھی رقم ہو وصول کر سکتے ہیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ محترمہ زینب بیگم صاحبہ بیوہ نواب سید عبد المومن رضوی صاحب مرحوم مکان ۱۱۶۵ عزیز آباد نمبر ۸ کراچی ۳۸ نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے خاوند مکرم سید عبد المومن رضوی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کی وفات کے بعد جب جائیداد تقسیم ہوئی۔ تو ربوہ میں کالج کے سامنے چھ سو گز کا پلاٹ میرے حصہ میں آیا۔ اسلئے درخواست ہے کہ مذکورہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔
اس درخواست کی تصدیق مکرم مولوی عبد المجید صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی نے کی ہوئی ہے۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

خدام بھائیوں سے ایک ضروری اپیل

جیسا کہ خدام بھائیو کو معلوم ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے اور اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔
آپ سے درخواست ہے کہ قائدین مجالس سے تعاون کرتے ہوئے اپنا سالانہ اجتماع کا چندہ ..... اجتماع سے قبل ہی ادا کر دیں تاکہ اجتماع کے انتظامات میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۸۔ مکرم مشتاق عالم صاحب	۳۰ — —
۹۔ " چوہدری حفیظ احمد صاحب	۱۵ — —

جماعت احمدیہ کراچی

۱۔	مکرم چوہدری فضل الرحمان صاحب	حلقہ لیاقت آباد	۱۲۸ روپے — —
۲۔	والدین " "	"	۱۲ — —
۳۔	" خواجہ رفیق احمد صاحب	"	۲۵ — —
۴۔	" چوہدری افضل علی صاحب	"	۵ — —
۵۔	" " غلام نبی صاحب	لانڈھی	۵ — —
۶۔	والد صاحب محمد اسلم ناصر صاحب	دستگیر سوسائٹی	۱۰ — —
۷۔	اہلیہ " "	"	۱۰ — —
۸۔	کوثر باجوہ صاحب	"	۱۰۰ — —
۹۔	" قاضی حبیب الدین احمد صاحب	"	۱۱۰۰ — —
۱۰۔	" سید رشید طارق صاحب	حلقہ صدر	۵۱ — —
۱۱۔	" محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری	مارٹن روڈ	۱۵۰ — —
۱۲۔	" راجہ ناصر احمد صاحب	ڈرگ روڈ	۵۰۰ — —
۱۳۔	" ناصر احمد ظفر صاحب	ناظم آباد	۲۳۱۳ — —

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ہدایات برائے تشخیص بجٹ آمد

مجالس خدام الاحمدیہ بابت سال ۷۰-۱۹۶۹ء ۴۹ھ

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سال ۷۰-۱۹۶۹ء (۲۸ تا ۲۹ھ) انشاء اللہ یکم نومبر ۱۹۶۹ء سے شروع ہوگا۔ ہر سال جولائی اگست میں آئندہ سال کے بجٹ آمد کی تشخیص کی جاتی ہے۔ قائدین حضرات کی خدمت میں بجٹ فارم ارسال کئے جا رہے ہیں یہ فارم مکمل ہو کر ۳۱ر اگست ۶۹ء تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں بجٹ فارم پُر کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں۔

۱۔ ہر وہ احمدی جس کی عمر ۱۵ اور ۴۰ سال کے درمیان ہے۔ اس کا نام بجٹ فارم میں درج کیا جائے۔ اور اس بات کی اچھی طرح پڑتال کر لی جائے کہ کسی خادم کا نام درج ہونے سے رہ تو نہیں گیا۔ نیز کسی خادم کے نادہند یا سُست ہونے کی وجہ سے اس کا نام اور چندہ بجٹ فارم سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔

۲۔ فارم میں ہر خادم کی ہر قسم کی آمد صحیح درج کی جائے اور اسی طرح چندہ کی ہر قسم بھی شرح کے مطابق پوری درج کی جائے۔ اگر کوئی خادم شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کی تخفیف شرح یا معافی چندہ کی درخواست صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوائی جائے قائدین مجالس کو خود بخود بجٹ فارم میں شرح سے کم چندہ درج کرنے یا چندہ معاف کرنے کی اجازت نہیں۔

۳ ہر بجٹ فارم پر چندہ جات کی شرح کے قاعدہ درج ہیں فارم پُر کرنے سے پہلے ان قواعد کو اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور بجٹ ان کے مطابق بنایا جائے۔

۴۔ مرکز میں بجٹ بھجوانے سے قبل ضروری ہے کہ ہر مجلس اس کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لے تاکہ چندہ وصول کرتے وقت مدنظر رہے کہ کس سے کتنا چندہ وصول کرنا ہے۔

۵۔ بجٹ فارم کے آخر پر ناظم مال اور قائد مجلس کے دستخط ضروری ہیں۔

۶۔ اس اعلان کے پڑھتے ہی تشخیص بجٹ کا کام شروع کر دیا جائے تاکہ ۳۱ر اگست سے قبل آپ کی مجلس کا بجٹ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جائے خدام کے بجٹ فارم کے ہمراہ اطفال الاحمدیہ کے بجٹ فارم بھی ارسال ہیں۔ جن میں آپ کی مجلس کے ہر اس احمدی بچے کا نام درج ہونا چاہیئے کہ جس کی عمر سات اور پندرہ کے درمیان ہے ان فارموں کے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ بھی ۳۱ر اگست ۶۹ء ہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرا لڑکا محمد اعظم بعارضہ خون پیچش بیمار ہے اور ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے اس کی شفائے عاجلہ و کاملہ کے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شفیع۔ لائل پور)

۲۔ خاکسار کے دو بچے امسال الف اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (شیخ عبدالمنان کپورتھلوی سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔

۳۔ میں امسال الف اے کے امتحان میں شریک ہو رہی ہوں نمایاں کامیابی کے لئے جملہ بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (نصرت جہاں بیگم سرگودہا۔

بقایا جات متوجہ ہوں

ہمارا مالی سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ چندہ ممبری، چندہ عاملات اور اجتماع کے چندوں میں تشویشناک طور پر کمی ہے جملہ بقایا جات ان دو ماہ میں مذکورہ چندوں پر پورا زور دیں اور اپنی پوری توجہ ان کی وصولی پر لگائیں۔ تاکہ ہم اپنا مجوزہ بجٹ جو آپ سب کی منظوری سے تیار کیا جاتا ہے پورا کر سکیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

امراء اضلاع سے ضروری گزارش!

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے۔ امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اگر گریجویٹ طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔

نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوش حال دوست بھی اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں۔

بچے ذہین محنتی اور دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے ہوں تاکہ وہ خوب محنت کر کے اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

کام کا بہترین زمانہ

نوجوانی کا زمانہ کام کا بہترین زمانہ ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں اپنی خداداد قوتوں سے جتنا بھی کام لینا چاہیں لیا جا سکتا ہے لیکن مبارک ہیں وہ جو اس وقت کو خدمتِ دین میں صرف کریں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں۔

"اپنی جوانی کے ایام کو اسلام کے احکام کے ماتحت گزارنے کی کوشش کرو اپنے جوشوں سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ بلکہ اپنے تمام قویٰ اور اپنی تمام طاقتوں کو بر محل استعمال کر کے ان سے صحیح رنگ میں کام لو ... ...

اگر تم اپنی طاقتوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھاؤ گے تو یاد رکھو جس طرح دریاؤں سے نہریں نکلتی ہیں اور بڑے بڑے علاقوں کو سرسبز و شاداب کر دیتی ہیں۔ اسی طرح تم دنیا کو فائدہ پہنچاؤ گے"۔

(الفضل ۶۲/۶/۶)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں خدام اپنے آپ کا محاسبہ کریں کہ کہاں تک دین کی خدمت کے لئے کوشاں ہیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ترسیلی زر اور انتظامی امور سے متعلق بیخر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں (مینجر)

قائدین خدام الاحمدیہ سال ۷۰-۱۹۶۹ء کا بجٹ ۳۱ر اگست سے قبل ارسال کریں

مہتمم مال خدام الاحمدیہ

انجیل کی محبت کی تعلیم اور قرآن کی محبت کی تعلیم میں زمین و آسمان کا فرق ہے

قرآن نے مسلمانوں کیلئے وُدّ کا لفظ استعمال کیا ہے جو بہت وسیع معانی و مطالب پر مشتمل ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ مریم کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دوسرے معنے اس کے (سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا) یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے دل میں مومنوں کی محبت کیلے کی طرح گاڑ دے گا۔ اور ایسی محبت کرنے والوں سے خاص تعلق پیدا کرے گا یہ معنے بھی مسلمانوں کے وجود سے ظاہر ہوئے چنانچہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ مسلمانوں کا خدا تعالیٰ نے ایسا ساتھ دیا اور اپنی محبت اور پیار کا ان سے ایسا سلوک کیا کہ جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔

تیسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے دلوں میں بنی نوع انسان کی محبت کیلے کی طرح گاڑ دے گا۔ حضرت مسیحؑ نے بھی انجیل میں بار بار یہی تعلیم دی ہے کہ دوسروں سے محبت کرو اور ان سے نیکی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آؤ مگر اس محبت کے پیدا کرنے کا یہ ذریعہ نہیں کہ مسیح پر ایمان لایا جائے بلکہ حقیقی محبت بنی نوع انسان کی تب پیدا ہوتی ہے جب انسان خود اپنے آپ کو ایک رنگ میں خدا کا بیٹا سمجھ لے۔ مسیح کو خدا کا بیٹا سمجھے ... یہ محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ محبت تب پیدا ہوتی ہے جب انسان وُدّ کا مقام حاصل کرے۔ اور جس طرح جانور کیلے کے ذریعہ زمین کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے اسی طرح وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہو جائے۔ جب اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے بعد اس کے بندوں کی محبت بھی اس کے دل میں لازمی طور پر جاگزیں ہو جاتی ہے۔ صرف مسیح پر ایمان لانے سے یہ محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔

چوتھے معنے اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کے دل میں مسلمانوں کی محبت کیلے کی طرح گاڑ دے گا۔ یہ بھی محبت کا ایک لازمی نتیجہ ہے کیونکہ جب کسی کی محبت ہوگی تو انسان اس کی خدمت بھی کرے گا اور اس کے ساتھ حسن سلوک بھی کرے گا اور اس سے محبت اور پیار کے ساتھ بھی پیش آئے گا اور جب وہ ایسا کرے گا تو لوگوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت پیدا ہو جائے گی پس سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی محبت بنی نوع انسان کے دل میں کیلے کی طرح گاڑ دے گا۔ چنانچہ اس کی مثال ہمیں رومی فتوحات میں ملتی ہے۔ ایک موقع پر جب عیسائی لشکر بڑی تعداد میں آگے بڑھا اور مسلمانوں نے سمجھا کہ اب ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو جو روپیہ مسلمانوں نے ملک کی حفاظت کے ٹیکس کے طور پر وصول کیا تھا وہ سب ملک کے لوگوں کو واپس کر دیا۔ اور اس کا اثر عیسائیوں اور یہودیوں پر اتنا ہوا کہ وہ روتے ہوئے مسلمانوں کے لشکر کو وداع کرنے کیلئے لئے اور پادری بھی اور دوسرے لوگ بھی دعا کرتے جاتے تھے کہ خدا مسلمانوں کو واپس لائے اور یہودی اتنے متاثر تھے کہ وہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم ہم اپنی جانیں دے دیں گے مگر عیسائی لشکر کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیں گے محبت کا یہ عملی وعظ مسیح کی محبت کی تعلیم سے کتنا زیادہ شاندار ہے۔ مسیح نے تو صرف مونہہ سے کہا تھا کہ خدا محبت ہے مگر مسلمانوں نے عملاً ثابت کیا کہ خدا محبت ہے اور مسیح کے لئے تو رحمت کا لفظ استعمال ہوا تھا مگر قرآن نے مسلمانوں کے لئے وُدّ کا لفظ استعمال کیا جو اس سے بہت زیادہ شدید ہے۔ کیونکہ وُدّ کے معنے ہیں کہ محبت اتنی شدید ہو گئی کہ وہ کیلے کی طرح گڑ گئی پس کجا انجیل کی محبت کی تعلیم اور کجا قرآن کی محبت کی تعلیم دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ مریم ۳۸۵ - ۳۸۶)

چوہدری منور لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ وفات پا گئے

ربوہ ۲۳ وفا - افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ چوہدری منور لطف اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ ۲۲ وفا ۲ جولائی کو ساڑھے دس بجے رات لاہور میں بعمر ۴۹ سال وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

آپ کا جنازہ آج بعد دوپہر ربوہ لایا جا رہا ہے۔ نماز جنازہ بعد نماز عصر ادا کی جائے گی۔

احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

تسخیر ماہتاب کے موقع پر نیگرو باشندوں کا مظاہرہ

ہوسٹن ۲۳ جولائی - امریکہ کی تقریباً ۵۰ نیگرو عورتوں اور بچوں نے ہوسٹن کے خلائی مرکز پر اس وقت احتجاجی مظاہرہ کیا جب امریکی خلانورد آرمسٹرانگ اور ایلڈرن چاند پر قدم رکھ رہے تھے۔

امریکی خلائی جہاز کامیابی کے ساتھ زمین کے دائرہ کشش میں داخل ہو گیا

امریکہ نومبر میں انسان بردار ایک اور خلائی جہاز چاند پر بھیجے گا

ہوسٹن ۲۳ جولائی: خلائی جہاز اپالو ۱۱ اپنے تینوں خلابازوں کو لے کر چاند کی کشش سے آزاد ہو کر زمین کی کشش کے دائرہ میں داخل ہو گیا ہے۔ چاند کے سائے سے باہر نکلنے کے بعد خلابازوں نے خلائی جہاز کا بڑا انجن چلا دیا جس پر خلائی جہاز نے زمین کی طرف اپنا سفر شروع کر دیا ہے۔ امریکہ کے خلائی تحقیق کے مرکز کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ آئندہ نومبر میں ایک اور انسان بردار خلائی جہاز چاند کی طرف بھیجے گا۔ اسی طرح آئندہ سال تین اور جہاز بھیجے جائیں گے۔

چاند کی سطح پر اترنے والے پہلے انسان نیل آرمسٹرانگ نے زمین کی طرف سفر شروع ہونے پر کہا: "ہم نے واپسی کی مشق مقررہ وقت سے پہلے ہی شروع کر دی ہے" چاند گاڑی چاند کی سطح پر اڑ کر پانچ گھنٹوں میں صحیح سلامت خلائی جہاز سے آملی تھی۔ آرمسٹرانگ نے بتایا کہ اس نازک مرحلہ پر کچھ مشکلات پیش آئیں تاہم یہ مرحلہ کامیابی سے طے پا گیا۔ جب چاند گاڑی خلائی جہاز سے آملی تو آرمسٹرانگ اور ایڈون ایلڈرن ۳۵ انچ چوڑی تنگ سرنگ میں سے گزر کر خلائی جہاز میں منتقل ہوئے اور خلائی جہاز کا وزن کم کرنے کے لئے چاند گاڑی کو جہاز سے علیحدہ کر دیا۔ اس وقت خلائی جہاز زمین کی طرف واپس آ رہا ہے۔ اپالو نے جب واپسی کا سفر شروع کیا۔ تو اس وقت چاند کے تاریک حصے کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ خلابازوں نے خاص انجن چلا دیا اور سمت درست کرنے کے بعد چاند کی دوسری طرف نکل آئے یہ کام نہایت خوش اسلوبی سے ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ چاند گاڑی کو اپالو سے ملانے کا مرحلہ مقررہ پروگرام سے تین منٹ بعد مکمل ہوا۔

آرمسٹرانگ اور آلڈرن بعد میں اپالو میں داخل ہو گئے۔ اور انہوں نے ویکم کلینر سے اپنے خلائی سوٹوں اور مٹی وغیرہ کے نمونوں کو صاف کیا تاکہ ان پر جمی ہوئی گرد سے اپالو کے انجن کو نقصان نہ پہنچے مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق آٹھ بجے شام تینوں خلاباز سو رہے تھے وہ دس گھنٹے آرام کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ خلاباز مسٹر انگ اور ایڈون ایلڈرن نے چاند کی سطح پر پتھروں اور مٹی کے جو نمونے جمع کئے ہیں ان پر دنیا کے ۳۶ ممتاز سائنسدان تجربہ کریں گے وہ یہ دیکھیں گے کہ چاند کی ماہیت کیا ہے۔ اس کی ابتداء کیسے ہوئی۔ اور چاند کن مرحلوں سے گزرنے کے بعد موجودہ شکل میں آیا۔ دریں اثناء امریکہ کا طیارہ بردار جہاز ہارنٹ بحرالکاہل سے اس علاقہ کی طرف روانہ ہو گیا جہاں خلائی جہاز اترے گا۔ صدر نکسن اس جہاز کے عرشہ پر کھڑے ہو کر خلائی جہاز کو اترتے ہوئے دیکھیں گے۔ یاد رہے کہ خلائی جہاز جمعرات ۲۴ جولائی کو بحرالکاہل میں اترے گا وہاں سے خلابازوں کو نکال کر ایک گاڑی میں بند کر دیا جائے گا۔ جسے طیارے کے ذریعے ہوسٹن کی خلائی لیبارٹری میں پہنچا دیا جائے گا انہیں ۱۲ اگست تک بالکل علیحدہ رکھا جائے اور کسی کو ان سے ملنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

صدر یحییٰ ۲۸ جولائی کو قوم سے خطاب کریں گے

راولپنڈی ۲۳ جولائی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر جنرل اے ایم یحییٰ خان ۲۸ جولائی کو قوم سے خطاب کریں گے ان کی تقریر مغربی پاکستان میں سات بجے اور مشرقی پاکستان میں آٹھ بجے شام ریڈیو پاکستان کے قومی پروگرام میں نشر کی جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴